بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ۹۶۶

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

بشارت دی کہ اک بیٹا تیرا
کروں گا دور اس مہ سے اندھیرا
بشارت کیا ہے اک رحمت کا گھر ہے
جو ہوگا ایک دن محبوب میرا
دکھاؤں گا تجھ اک عالم کو پھیرا
فسبحان الذی اخزی الاعادی

ہفت روزہ اخبار جو ہر جمعرات کو قادیان دارالامان سے پہلے پہلے شائع ہو جاتا ہے

نور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایڈیٹر و پروپرائیٹر مسعود قاسم علی

جلد ۳ | یوم پنجشنبہ بمورخہ ۱۴ نومبر ۱۹۱۸ء | نمبر ۴۲

سلسلہ کی خبریں

۱۔ حضرت خلیفۃ المسیح کی طبیعت ناساز چلی جاتی ہے اللہ تعالیٰ شفاء کاملہ صحت عاجلہ عطا فرمائے۔ دورۂ ضعف کے بعد دو تین روز خفیف حرارت بھی رہی۔

حضور کے مشکوئے معلےٰ میں صاحبزادی امۃ الحیٔ بنت خلیفۃ اول کے بطن سے ۹ نومبر صبح لڑکی پیدا ہوئی۔ اللہ تعالیٰ اسے مبارک کرے۔

ہر دو سکولوں میں ۹ نومبر تعطیل کر دی گئی۔

۲۔ بیماری سے اب آرام ہو چلا ہے۔ کاروبار جاری ہیں۔ ۱۰ نومبر سے دونو سکول (ہائی و احمدیہ) کھلے ہیں۔ طلباء آ رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی کمشنر صاحب جہلم نے [illegible] فرمایا

سیدنا محمودؑ کا ایک رؤیا

جو حضرت نے مکہ سے لکھ کر بھیجا۔
اور مورخہ ۹ جنوری ۱۹۱۴ء میں شائع ہوا۔

میں نے رؤیا میں دیکھا کہ ایک جگہ ہوں۔ اور میر صاحب اور والدہ ساتھ ہیں۔ آسمان سے سخت گرج کی آواز آ رہی ہے۔ اور ایسا شور ہے جیسے توپوں کے متواتر چلنے سے پیدا ہوتا ہے۔ اور سخت تاریکی چھائی ہوئی ہے۔ ہاں کچھ کچھ دیر کے بعد آسمان پر روشنی ہو جاتی ہے۔ اتنے اس دہشت ناک حالت کے بعد آسمان پر ایک روشنی پیدا ہوئی اور طولانی الفاظ میں آسمان پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا گیا ہے۔ میں نے میر صاحب سے پوچھا کہ آپ نے یہ عبارت نہیں دیکھی۔ انہوں نے جواب دیا۔ کہ نہیں۔ میں نے کہا۔ کہ ابھی آسمان پر یہ عبارت لکھی گئی ہے۔ اس کے بعد کسی نے بلند آواز سے کچھ کہا۔ جس کا مطلب یاد رہا۔ کہ آسمان پر بڑے بڑے تغیرات ہو رہے ہیں جن کا نتیجہ تمہارے لئے اچھا ہوگا۔ اس کے بعد اس نظارہ اور تاریکی اور شور کی دہشت سے آنکھ کھل گئی۔ واللہ اعلم بالصواب

ننگ نمونہ

میاں خدا بخش ساکن صریح ضلع جالندھر کی غیر احمدی والدہ کا انتقال ہو گیا۔ اور موصوف نے غیر احمدی ملاں سے کہا کہ اس کا جنازہ آپ ہی پڑھینگے اس نے کہا کہ جب آپ لوگ نہیں پڑھتے تو ہم بھی نہیں پڑھینگے اور یہ سراسر ملاں موصوف کی غلطی تھی اسپر مادر موصوف نے نہایت اخلاقی جرأت سے کام لیکر بغیر جنازہ ہی دفن کرا دیا۔ اس قسم کی ایمانی جرأت کی مثال صرف صحابہؓ ہی میں مل سکتی ہے۔

زندہ باش خدا بخش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ٹرکی کیساتھ عارضی صلح کی شرائط

ٹرکی کے ساتھ جن شرطوں پر اتحادیوں نے جنگ بند کیا ہے وہ یہ ہیں :-

(۱) ڈارڈنلز - باسفورس اور بحیرہ اسود پر اتحادیوں کا قبضہ ہوگا - ٹرکی سب جہاز اتحادیوں کے حوالہ کر دیگا جب ضرورت اتحادی جس مقام پر چاہیں گے قبضہ کر سکیں گے ٭

(۲) تمام اتحادی قیدی اور آرمینی نظر بند قسطنطنیہ بلا تاخیر کے اتحادیوں کے حوالہ کر دئے جائینگے ٭

(۳) تمام ٹرکش فوج منتشر کر دی جائیگی صرف اندرونی انتظام کیلئے اتحادیوں کی مرضی سے کچھ فوج رکھی جائیگی ٭

(۴) اتحادیوں کا طارس ٹنل (سرنگ) پر قبضہ رہیگا ٭

(۵) ٹرکی اپنے سپاہی ایران کے شمال مغربی حصہ سے واپس بلا لیگا - کوہ قاف کے اس پار کا کچھ حصہ بھی خالی کر دیا جائیگا - اگر ضرورت ہوگی تو باقی حصہ بھی خالی کرا لیا جائیگا ٭

(۶) تمام بے تار دوسری تار برقی کے مقامات پر اتحادیوں کا قبضہ رہیگا ٭

(۷) تمام ریلوے اتحادیوں کے قبضہ میں رہینگی باطوم اور باکو پر بھی اتحادی قبضہ کر لیں گے ٭

(۸) حجاز - اسیر یمن سیریا اور عراق عرب میں جتنے سپاہی ٹرکی کے ہیں - وہ سب اپنے تئیں اتحادیوں کے حوالہ کر دینگے اور ٹرکی سلطنت سے بھی اپنی فوج واپس بلا لیگا ٭

(۹) طرابلس اور میرمنیکا میں جسقدر ترکی افسر ہیں - وہ اٹلی کے حوالہ کر دئے جائیں گے ٭

(۱۰) وہاں جتنے بندرگاہ ہیں سب اتحادیوں کے حوالہ کر دئے جائیں گے اور ٹرکی کے اندر جسقدر جرمن اور آسٹروی بحری اور بری اور سول محکمہ کے ہیں - ایک ماہ کے اندر اندر رخصت ہو جائیں ٭

(۱۱) سامان رسد رسانی کے ٹرکی وزیر کے ساتھ اتحادیوں کا ایک قائم مقام رہیگا ٭

(۱۲) ترک قید اتحادیوں کے اختیار میں رہیں گے ٭

(۱۳) ٹرکی - جرمن اور آسٹروی گورنمنٹوں کے ساتھ تمام تعلقات قطع کریگا ٭

(۱۴) اگر آرمینیا کی چھوڑی ہوئی ولایتوں میں کوئی گڑبڑ ہوئی اتحادی ان پر قبضہ کر لینگے ٭

اتحادی شرائط التوائے جنگ

"اتحادی گورنمنٹوں نے نہایت احتیاط سے اس مراسلت پر غور کیا جو پریسیڈنٹ امریکہ اور جرمن گورنمنٹ کے مابین ہوئے حسب ذیل قیود کے ساتھ وہ پریسیڈنٹ ولسن کے شرائط صلح پر جو انہوں نے کانگریس کو مخاطب کر کے ۸ جنوری ۱۹۱۸ء کو ظاہر کئے تھے اور ان اصول انتظام پر جو بعد کے خطبات میں انہوں نے معین کئے جرمنی کی گورنمنٹ سے صلح کرنے پر طیار ہیں - وہ یہ ظاہر کر دینا ضروری سمجھتے ہیں کہ دفعہ دو جو معمولاً سمندر کی آزادی سے تعبیر کیجاتی ہے مختلف معنی رکھتی ہے جنمیں سے بعض کو وہ قبول نہیں کر سکتے اس لئے وہ اس معاملہ پر اپنے لئے صلح کی کانفرنس میں داخل ہونے پر پوری آزادی کے حقوق محفوظ رکھیں گے علاوہ ازیں پریسیڈنٹ جو شرائط اپنے خطبہ کانگریس ۸ جنوری ۱۹۱۸ء میں پیش کئے ہیں انمیں انہوں نے اعلان کیا ہے کہ جن ممالک پر حملہ کیا گیا ہے وہ واپس کر کے خالی کر دینا چاہیئے اور اتحادی گورنمنٹیں محسوس کرتی ہیں کہ اس شرط کے معنی کے متعلق کسی قسم کا شک و شبہ نہ باقی رہنا چاہیئے اس سے یہ مطلب سمجھتے ہیں کہ جرمنی نے اتحادیوں کی سویلین آبادی کو بری کی اور فضائی تاختوں سے جو نقصانات پہنچائے ہیں ان سب کا انھیں تاوان ادا کرنا چاہیئے"

مجھے پریسیڈنٹ نے یہ کہنے کی ہدایت کی ہے کہ جس یادداشت کی نقل کی گئی ہے اسمیں جو بھی اور آخری دفعات کا جو مطلب بیان کیا گیا ہے اس سے وہ اتفاق کرتے ہیں مجھے پریسیڈنٹ نے آپ سے یہ درخواست کرنیکی بھی ہدایت کی ہے کہ آپ جرمن گورنمنٹ کو اطلاع دیدیں کہ امریکہ کی گورنمنٹ اور اتحادی گورنمنٹوں نے مارشل فوش کو اختیار دیا ہے کہ وہ جرمن گورنمنٹ کے باضابطہ وکلاء کا طیہ مقدم کریں اور انہیں التوائے جنگ کے شرائط سے اطلاع دیدیں - جناب من - آپ کو میں پھر اطمینان دلاتا ہوں کہ میں انتہائی لحاظ رکھونگا - آپ اس طمانیت کو قبول کریں ٭

جنگی بخار کا نسخہ

گاؤزبان - گل بنفشہ - عناب - سپستان تخم خبازی

۵ ماشہ ۷ ماشہ ۵ دانہ ۹ دانہ ۵ ماشہ

جوش دیکر بعد صاف کرنیکے شربت بنفشہ دو تولہ کیساتھ ٭

کھانسی کا علاج

(۱) بہیڑے کو گھی سے چپڑ کر اسے گیلے آٹے میں لپیٹ دیں اور اوپر گیلی مٹی چڑھا کر گرم راکھ میں دبا دیں جب پک جاوے تب نکال کر اور اوپر سے مٹی اور آٹا اتار کر بہیڑے کے چھلکے کو باریک پیس لیں اور بہی دانہ کے لعاب میں ملا کر ماش کے دانہ کے برابر گولیاں بنا لیں کیسی بھی کھانسی کے بیمار کو دن میں تین مرتبہ دیں -

(۲) ادرک اور لہسن کو صاف کوٹنڈی میں کوٹ کر اس کا عرق صاف کپڑے میں نچوڑ کر نکال لیں اور اسمیں برابر کا شہد ملا دیں - اور ایک صاف شیشی میں رکھ چھوڑیں دن رات میں آٹھ دس دفعہ ضرورت کے موافق تھوڑا تھوڑا چاٹ لیں - استعمال کرنے والے بتلاتے ہیں کہ اس سے تین دن کے اندر کھانسی کو آرام ہو جاتا ہے ٭

جنازہ غائب

حاجی گل صاحب ایک افغان علاقہ خوست وکابل یہاں مع اہلیہ کے رہتا تھا - بہت صالح درویش صفت دن بھر قرآن شریف پڑھنا - یا بعض کتب حضرت اقدس معمول تھا، اپنے ساتھ پر جوش رہے کرگیا کہ اپنی قوم ہنگل میں تبلیغ کرونگا - بار اچنار ہی میں

* نوٹ - قیمت دست بردار ہوگی -

* نوٹ - جناب غائب صاحب جنازہ غائب پڑھ دیں -

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اخبار فاروق

قادیان دارالامان - ۱۴ر نومبر ۱۹۱۸ء

جنگی بخار کی پیشگوئی

حضرت مسیح موعود کے کلام میں

۱۴ر نومبر کے فاروق میں خاکسار راقم نے مختلف اخبارات کے اقتباسات سے یہ ثابت کیا تھا۔ کہ تمام اہل مذاہب اور اخبارات (جو پبلک رائے کا آئینہ ہیں) نے متفق اللفظ یہ تسلیم کر لیا ہے :-

۱۔ جنگی بخار ایک عالمگیر عذاب ہے۔

۲۔ دنیا کا کوئی ملک اس سے خالی نہیں۔ بلکہ ہر شہر ہر قصبہ ہر بستی ہر گھر اس میں مبتلا ہے ؛

۳۔ اس مرض کی حقیقت معلوم نہیں۔ حکمی علاج بھی نامعلوم

۴۔ اس ملک (ہندوستان) کے لوگ بالخصوص اس مرض سے ناواقف ہیں ؛

۵۔ یہ مرض باعتبار اپنی شدت۔ ہمہ گیری۔ وسعت کے طاعون سے بھی بڑھ کر ہے۔

۶۔ لوگ حیران ہیں کہ اب کیا ہونیوالا ہے۔

چنانچہ اس کی تصدیق کے لئے میں معزز ناظرین سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ تمام حوالے جو میں پچھلے فاروق میں دے چکا ہوں۔ پڑھ لیں۔ اور مفصلہ ذیل سطور بھی جو اگرہ اخبار میں میری نظر سے گذریں :-

"یہ تو کسی کو معلوم نہیں کہ قیامت کبریٰ دنیا میں کب برپا ہوگی۔ مگر دنیا کا موجودہ رنگ۔ انحطاط اس بات کا ضرور پتہ دے رہا ہے۔ کہ آج کل قیامت صغریٰ برپا ہے۔ بڑے بڑے تجربہ کار اور جہاندیدہ بزرگ قسم کھا کر کہتے ہیں کہ جو حالت آج کل عبرآزما ہے وہ اس سے پہلے کبھی سننے میں نہیں آئی۔ اب تو اس عالمگیر مرض مہلک نے طاعون سے زیادہ دست برد شروع کر دی۔ اور باعتبار ہلاکت طاعون سے کئی حصے زیادہ مہلک مخدوش ثابت ہوا۔" (آگرہ اخبار)

اسکے علاوہ الحکم ۸ر نومبر ۱۹۱۸ء میں الفاظ چھپے ہیں

"جنگی بخار سے جنگ کرنا تو مشکل ہے کیونکہ یہ خدا کی طرف سے چھپا تیر ہے۔ جس کا کوئی علاج نہیں"۔ یعنی ع

جیسلے سب جاتے رہے اک حضرت تواب رہے

اب ان تمام باتوں کو پیش نظر رکھ کر آپ حضرت مسیح موعود کے مندرجہ ذیل الفاظ ضمیمہ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۲۸ سے پڑھیں کہ آیا اس پیشگوئی کے پورا ہونے میں ذرا بھی کلام ہے اور کیا کسی دشمن سے دشمن کو بھی اس میں مجال سخن ہے اور وہ ماننے سے انکار کر سکتا ہے :-

"براہین احمدیہ میں جس کی تالیف پر پچیس برس گذر گئے یہ وعدہ مجھے دیا گیا کہ اگر لوگوں نے میری راہ اختیار نہ کی۔ تو میں طاعون بھیجوں گا اور سخت مری پڑیگی۔ اور زلزلے آئینگے۔ اور خوفناک آفتیں ظاہر ہونگی۔ چنانچہ اس پیشگوئی کے مطابق طاعون اس ملک میں پھیل گئی اور زلزلے بھی آئے۔ اور خدا کا وعدہ ہے کہ

ایک نئی وبا بھی جس سے اس ملک کے لوگ ناواقف ہیں۔ اس ملک میں پھیل جائیگی۔ اور انسان حیرت میں پڑینگے کہ کیا ہوتا چاہتا ہے۔"

اور پھر فرمایا :-

"اور ابھی بس نہیں۔ بلکہ آنے والی آفات ان سے بہت زیادہ ہیں اور بعض نئی وبائیں بھی ہیں۔ جو پہلے اس ملک میں ظاہر نہیں ہوئیں اور وہ ڈرانیوالی اور دہشت ناک ہیں۔"

اب آپ فرمائیے کہ آیا جو کچھ لوگوں نے تسلیم کر لیا اور جو کچھ زبان سے بول رہے اور قلموں سے لکھ رہے ہیں۔ وہی خدا کے مامور نے آج سے دس سال پہلے اپنی کتاب میں نہیں لکھ دیا؟ آنکھیں دیکھتی ہیں اور کان سنتے ہیں کہ لکھ دیا اور ضرور لکھ دیا۔ چونکہ اس ملک کے لوگ حضرت مسیح موعود کے نام سے چڑتے ہیں۔ اس لئے بہت ممکن تھا کہ وہ باوجود عام تباہی کے اپنی زبانوں اور قلموں کو محفوظ کر لیتے۔ اور کوئی شہادت اپنے نفسوں پر بہم نہ پہنچنے دیتے۔ اس خدا کی خاص مصلحت نے کچھ عرصہ تک اس پیشگوئی سے ہمیں بھی ذہول کرا دیا۔ حتے کہ حبیب الہدیٰ الفقیہ اور آریہ گزٹ وغیرہ نے بھی اقرار کر لیا کہ یہ عام عذاب ہے اور اس کا علاج نہیں۔ اور یہ طاعون سے بڑھ کر ہے اور یہ نئی وبا ہے۔ اور ہم حیرت میں ہیں کہ کیا ہوا چاہتا ہے۔ تب یہ پیشگوئی شائع ہوئی۔

اب زیادہ سے زیادہ اس پر کوئی سوال کیا جا سکتا ہے اور کیا جاتا ہے۔ تو یہی کہ پھر تم ماننے والے خود کیوں مبتلا ہوئے اس کا جواب ہم دے چکے کہ مامور کو ماننا اور قبول کرنا صرف زبان سے نہیں۔ بلکہ جو کچھ وہ لاتا ہے اس پر عمل کرنا اور اس کی تعلیم پر ایسا چلنا کہ کوئی نقص باقی نہ رہے۔ ورنہ بطور ابتلاء مومنین بھی مبتلا ہو سکتے ہیں تاکہ وہ چوکس رہیں۔ غافل نہ ہونے پائیں۔ اگر ان میں کچھ ذنوب ہیں تو ان کا کفارہ ہو جائے۔ اور تکلیف پر صبر کر کے روحانی مدارج میں ترقی کریں پھر یہ امر بھی قابل غور ہے کہ رسول اللہ نے ایک عذاب کی پیشگوئی فرمائی۔ وہ عذاب جنگ کی صورت میں آیا تو اس میں نہ ماننے والے گرفتار ہوئے۔ تو ماننے والے صحابہ بھی مبتلا ہوئے۔ جنگ صرف قتل کا نام نہ

---

* اس عالمگیر وبا سے شاید ہی اسوقت کوئی ملک شہر گاؤں قریہ جہاں دس گھر بھی آبادی کے موجود ہوں بچا ہوگا (۵ نومبر ۱۹۱۸ء الفقیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تھا۔ بلکہ جنگ کے ساتھ اپنے شہر سے نکلنا۔ دن رات مصائبی حالت میں رہنا۔ اور خوف پریشانی ہزاروں بلائیں ہیں۔ ان سب نے صحابہ نے حصہ پایا۔ پس اگر رسول اللہ کی دوسری بعثت میں جنگی بخار کی شکل میں عذاب آیا ہے تو ضرور ہے۔ کہ ہم بھی اس میں مبتلا ہوتے۔ چنانچہ اس مرض کے متعلق حدیث الغاشیہ میں ہے کہ مومنین کو زکام ہوگا۔ اور احوال آخرت پنجابی میں

مومن نہ دماغ آوار چالت جویں زکامی

لیکن انجام ہمارا بہتر ہے۔ اور ہم انشاء اللہ ترقی کرینگے بڑھیں گے۔ ہمارے مخالف گھٹیں گے۔ ہمارے مقاصد عظیم ہیں کہ دنیا میں توحید پھیلے۔ لوگ عام طور پر صلاح و تقوے کی راہوں پر چلیں یہ سب باتیں انشاء اللہ پوری ہونگی۔ اکثر لوگوں نے توجہ نہ کی۔ تو خدا کے مامور کی پیشگوئی موجود ہے۔ کہ ایک ہی نہیں وبا رہیں۔ بلکہ نئی وبائیں ہیں۔ پس انسان کب تک خدا کا مقابلہ و مقاتلہ کرے گا۔ آخر ہتھیار ڈال دے گا۔ اور اس وقت یا مسیح الخلق عدوانا کی صدائیں سننے میں آئینگی۔

ابن مریم حج کر چکا ہے

"اس حدیث" کا ایک نامہ نگار اعتراض کرتا ہے کہ مرزا صاحب نے حج کیوں نہیں کیا۔ اس کا جواب کئی بار ہماری طرف سے دیا جا چکا ہے کہ حج کے لئے امن اور استطاعت شرط ہے۔ اور یہ شرائط حضرت مرزا صاحب کے لئے مہیا نہ تھیں۔ دوم۔ آپ کی طرف سے حج کرایا جا چکا ہے۔ سوم۔ حدیث میں حضرۃ عیسیٰ اور یہ نفس کو بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حج کرتے دیکھا ہے۔ اسکے جو معنے آپ کرتے ہیں۔ وہی مسیح کے حج کے لیں۔

اب ایک اور جواب دیا جاتا ہے کہ سورۃ تحریم میں آیت ہے۔ وضرب اللہ مثلاً للذین امنوا امرات فرعون × × × × ومریم ابنت عمران التی احصنت فرجھا۔ جس سے ثابت ہے کہ مومن روحانی منازل طے کرتے ہوئے مریم بن جاتا ہے۔ چنانچہ حضرت اقدس نے دعویٰ کیا کہ میری روحانی حالت مریم کے مشابہ تھی۔ اور انہی دنوں میں یعنے ۱۴ جنوری ۱۸۹۱ء سیدنا محمود پیدا ہوئے۔ جو اس پہلو سے ابن مریم ہیں۔ اور آپ خدا کے فضل سے حج کر چکے ہیں۔ پس یہ اعتراض یوں بھی رفع ہو گیا یعنے حدیث میں جس ابن مریم کے حج کا ذکر ہے وہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ہیں ؛

قصوا الشوارب و اعفوا اللحی

آپ اپنے محلہ اپنی بستی اپنے شہر اور ارد گرد دیکھیں اور خوب نظر دوڑائیں۔ آپ پر ثابت ہو گا کہ وہ جن کی داڑھی نہیں۔ وہ زیادہ تر اس مرض پراسرار (جنگی بخار) میں مبتلا ہوئے ہیں۔ اور داڑھی والے نسبتاً محفوظ رہے۔ پس کیا ہمارے مسلمان بھائی اگر پہلے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کی تعمیل نہیں کر سکتے۔ تو کم از کم اس مرض سے محفوظ رہنے کے لئے داڑھیاں بڑھائیں اور مونچھیں کٹوائیں کہ زن فیشن والے خصوصیت سے توجہ کریں ؛

مقبرہ بہشتی میں دفن ہونے کے شرائط

مقبرہ بہشتی میں دفن ہونے کی صرف یہی شرط نہیں کہ آدمی اپنے مال کے دسویں حصے کی وصیت برائے اشاعت اسلام کر دے۔ اور وہ بھی اس وقت جب سخت بیمار ہو۔ اور اپنی زندگی کی نسبت شبہ پیدا ہو تو مرنے سے چند گھنٹے پہلے۔ بلکہ یہ بھی ضروری ہے کہ اپنی زندگی پاک اور دوسروں کے لئے ایک نمونہ بنائی جائے۔ چنانچہ حضرت اقدس مسیح موعود کی مندرجہ ذیل دعا سے معلوم ہو سکتا ہے کہ حضور ہم سے کیا چاہتے ہیں اور کیسے مومنین مطلوب تھے۔ جو مقبرہ بہشتی میں دفن ہوں کریں۔ ارشاد ہوتا ہے :-

"اے میرے قادر کریم اے خدائے غفور رحیم تو صرف ان لوگوں کو اس جگہ قبروں کی جگہ دے جو تیرے اس فرستادہ پر سچا ایمان رکھتے ہیں۔ اور کوئی نفاق اور غرض نفسانی اور بدظنی اپنے اندر نہیں رکھتے۔ اور جیسا کہ حق ایمان اور طاعت کا ہے بجا لاتے ہیں۔ اور تیرے لئے اور تیری راہ میں اپنے دلوں میں جان فدا کر چکے ہیں جن سے تو راضی ہے۔ اور جن کو تو جانتا ہے۔ کہ وہ کلی محبت میں کھوئے گئے۔ اور تیرے فرستادہ سے وفاداری اور پورے ادب اور انشراحی ایمان کے ساتھ محبت اور جانفشانی کا تعلق رکھتے ہیں آمین یارب العالمین۔ (الوصیت صفحہ ۱)

"یہ کافی نہ ہو گا کہ جائداد منقولہ اور غیر منقولہ کا دسواں حصہ دیا جائے۔ بلکہ ضروری ہو گا۔"

ایسا وصیت کرنے والا جہاں تک اس کے لئے "ممکن ہے۔ پابند احکام اسلام ہو۔ اور تقوے "طہارت کے امور میں کوشش کرنے والا اور مسلمانا "خدا کو ایک جاننے والا اور اسکے رسول پر سچا "ایمان لانے والا ہو۔ اور نیز حقوق عباد غصب "کرنے والا نہ ہو۔"

ایک دوسرے مقام پر ارشاد ہوتا ہے :-

"اس قبرستان میں دفن ہونے والا متقی ہو اور محرمات سے پرہیز اور کوئی شرک اور بدعت کا کام نہ کرتا ہو۔ سچا اور صاف مسلمان ہو" ؛

ان سطور حضور پرنور سے ظاہر ہے کہ صرف مال کے دسویں حصے کی وصیت کرنے سے ہی یہ نہیں سمجھنا چاہیئے کہ فرض

حضرت اقدس نے مسیح بن مریم ہونے کا دعویٰ ۱۸۹۱ء میں کیا اس سے پہلے روحانی رنگ میں مرتبہ تھا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سے ادا ہو گئے۔ بلکہ ہمارا فرض شروع ہوا۔ اس لئے ڈرتے رہنا چاہیئے کہ ان شرائط کی خلاف ورزی ہم سے نہ ہو جائے۔ ایسا ہی جو لوگ کچھ جائداد نہیں رکھتے ان کے لئے فرمایا:۔

"اگر کوئی کچھ بھی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ نہ رکھتا ہو۔ اور بایں ہمہ ثابت ہو کہ وہ ایک صالح درویش ہے۔ اور متقی اور خالص مومن ہے۔ اور کوئی حصہ نفاق یا دنیا پرستی یا قصور اطاعت کا اسکے اندر نہ ہو تو وہ بھی میری اجازت سے یا میرے بعد انجمن کی رائے سے اس مقبرہ میں دفن ہو سکتا ہے"

یہ باتیں اپنے اندر پیدا کرنی آسان نہیں۔ پس مقام خوف ہے ان کے لئے بھی جو مال نہیں رکھتے یا مال رکھتے ہوئے صرف وصیت کر چکے ہیں۔ اور مقبرہ میں جانا چاہتے ہیں۔ اور منتظمین مقبرہ کے لئے بھی۔ کہ ان کا فرض کیسا نازک ہے۔ اور خدا کے حضور میں سب جواب دہی کے لئے حاضر ہونے والے ہیں۔ غالباً نابالغوں کو مقبرہ میں (سوا خاص صورت کے) دفن کرنے سے اسی لئے روکا۔ کہ وہ جب میدان امتحان ہی میں نہیں آئے۔ تو ان باتوں کا علم کیونکر ہو سکتا ہے کہ یہ اوصاف ان میں پائے جاتے تھے۔ جو مقبرہ میں دفن ہونے کے لئے ضروری ہیں۔ اور جو اسقدر کھلے طور پر موجود ہونے چاہئیں۔ کہ اسپر اتفاق رائے ہو جائے کہ یہ شخص مقبرہ میں جانے کا مستحق ہے ؛

خبر ہر طرف سے یہی آ رہی ہے

از رحمت اللہ خان متعلم ہائی سکول قادیان۔

خبر ہر طرف سے یہی آ رہی ہے
کہ دنیا مصائب سے گھبرا رہی ہے

یہ بے ساختہ ہے زبانوں پہ جاری
کہ قدرت عجب رنگ دکھلا رہی ہے

ادھر لوگ جنگوں سے تنگ آ گئے ہیں
ادھر غارتوں کی بلا آ رہی ہے

یہ ہے قول احمقؐ کہ قلت کے باعث
ہر اک روح رب کی طرف جا رہی ہے

خبر دی تھی پہلے ہی احمدؐ نبی نے
کہ دیکھو نئی اک وبا آ رہی ہے

وہ باتیں گئی تھیں دنیا میں جس سے
قضا سر پہ عالم کے منڈلا رہی ہے

زلازل ہیں کچھ بھی اس کے مقابل
کہ یہ تو نرالا غضب ڈھا رہی ہے

جو دنیا کے دھندے میں اندھے ہوئے تھے
انہیں شان قادر نظر آ رہی ہے

بڑی بے وفا ہے یہ دنیائے فانی
انہیں دھوکہ دے دے کے پھسلا رہی ہے

اٹھیگا جو پردہ کھلیگی حقیقت
سچائی ابھی اپنی دکھلا رہی ہے

نہ آنا کبھی اسکے کہنے میں ہرگز
کہ باتیں بنا کر یہ بہلا رہی ہے

عذابوں کے پہلے تو آتا ہے مرسل
کتاب الٰہی یہ فرما رہی ہے

عذاب آ گیا کوئی مرسل نہ آیا
جہالت یہ دنیا پہ کیا چھا رہی ہے

یہ احمدؐ کی ہے نظم گو مختصر سی
بڑی بات لوگوں کو سمجھا رہی ہے

ا؎ آریہ پتر کا قابل ایڈیٹر لکھتا ہے کہ خدا کو روحوں کے کم ہو جانے کا اندیشہ تھا۔ کیونکہ لوگ زبردستی بچے پیدا کر رہے تھے۔ جس سے دن بدن روحیں کم ہوتی جاتی تھیں۔ اس لئے آریہ کے پرمیشور جی نے بیماری اور جنگ کے ذریعہ وہ روحیں واپس منگا کر تناسخ کا بیڑا غرق کر دیا۔ اور اپنا بیلنس پورا کر لیا۔ یہ ہیں آریہ اخبارات کے ودوان۔ سائنس دان وید خوان ایڈیٹر۔ (ایڈیٹر)

نظم

از حافظ سلیم۔ متعلم مدرسہ احمدیہ

آلہی یہ کیا ماجرا ہو رہا ہے
کہ عالم میں محشر بپا ہو رہا ہے

بجھے کچھ خبر ہے یہ کیا ہو رہا ہے
زمانہ جو سارا فنا ہو رہا ہے

ستم ہے قیامت ہے آفت ہے کیا ہے
ہر اک گھر جو ماتم سرا ہو رہا ہے

جو گھر کل کہ عشرت کدہ تھا سراسر
وہی آج بزم عزا ہو رہا ہے

کہیں قحط و جنگ اور کہیں پر وبا ہے
عذاب خدا جا بجا ہو رہا ہے

نہ خوف خدا ہے نہ کچھ فکر عقبیٰ
کہ دنیا پہ ہر اک فدا ہو رہا ہے

عذاب آلہی نہ نازل ہو کیونکر
ادا کس سے شکر خدا ہو رہا ہے

بھلایا ہے خالق کو لوگوں نے دل سے
جو قہر خدا بر ملا ہو رہا ہے

کہیں عیش و عشرت کے ہیں کارخانے
کہیں غم سے ماتم بپا ہو رہا ہے

کہیں دین حق سے ہنسی مسخری ہے
خدا پر کہیں افترا ہو رہا ہے

کہیں پر کسی کی ثنا ہو رہی ہے
کہیں پر کسی کا گلا ہو رہا ہے

کہیں پر ہے لطف و کرم مہربانی
کسی جا پہ جور و جفا ہو رہا ہے

کسی کی تمنائیں بر آ رہی ہیں
کہ وعدہ کسی کا وفا ہو رہا ہے

کوئی غم سے تھامے ہوئے ہے کلیجہ
کہ ٹھنڈا کسی کا دیا ہو رہا ہے

مٹا دیں کسی طرح دنیا سے حق کو
یہی رات دن مشغلا ہو رہا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کوئی اس میں آتا ہے۔ جاتا ہے کوئی
یہی روز صبح و مسا ہو رہا ہے
اٹھو خواب غفلت میں او سونے والو
کہ قسمت کا اب فیصلا ہو رہا ہے
کرو اپنی اصلاح جلدی او لوگو!
کہ ناراض تم سے خدا ہو رہا ہے
خدائی خدا کی میں کیا دخل حاقط
جو کچھ ہو رہا ہے بجا ہو رہا ہے

پُر اسرار نجار

جانتے ہو کہ انفلوئنزا کے پھیلنے کا باعث اور موجب اور سبب کیا چیز ہے۔ اور اسوقت میں خدا تعالیٰ کے غضب کے بھڑکنے کا کیا باعث ہوا ہے ؎

کیوں غضب بھڑکا خدا کا مجھ سے پوچھو غافلو
ہو گئے ہیں اس کا موجب میرے جھٹلانیکے دن

اسلئے کہ خدا تعالیٰ کی سنت قدیمہ اس طور پر وارد ہوئی ہے کہ جب کبھی خدا تعالیٰ اپنا مرسل منذر مبشر نبی اس دنیا میں بھیجتا ہے تو دنیا میں اسکے آنے پر دو قسم کے گروہ ہو جاتے ہیں۔

ایک فریق تو سعید روحوں کا ہوتا ہے جو کہ اس نبی کے زمرہ میں داخل ہو جاتے ہیں۔ اور جان و مال سے اسکی مدد کرتے ہیں۔ اور اس کی خوشی کو اپنی خوشی اور اسکے غم کو اپنا غم سمجھتے ہیں۔ تو خدا تعالیٰ ایسے لوگوں کو تازہ نشان دکھلاتا ہے۔ جو کہ ان کے لئے ازدیاد ایمان کا موجب ہوتے ہیں۔ دوسرا فریق اس نبی کے مکفرین کا ہوتا ہے۔ جو تکذیب اور عناد و بغض پر کمر باندھ لیتے ہیں اور ہر وقت اسی تاڑ میں لگے رہتے ہیں۔ اور یہی تجاویز سوچتے رہتے ہیں کہ کسی نہ کسی طرح نبی کو تکلیف دیں۔ اور صداقت کے اظہر من الشمس ہوتے ہوئے پھر بھی نہیں مانتے۔ اور بل نتبع ما الفینا علیہ اٰباءنا کے عامل بنتے ہیں اور لو کان اٰباؤھم لا یعقلون شیئاً ولا یھتدون پر غور کر کے ہدایت نہیں پکڑتے۔

اور بادیہ ضلالت و غوایت میں تیہ تیہ دشتیر کی طرح سرگرداں پھرتے ہیں۔ اور شفا علی احفرۃ من النار کے قریب چلے جاتے ہیں۔ اور اپر شقاوت غالب آجاتی۔ جسکی وجہ سے مکائد شیطانی کے احبولہ میں پھنس جاتے ہیں۔ پس اسکی وجہ سے عذاب الٰہی نازل ہوتا ہے۔ اور قسم قسم کے قہری نشانات ظاہر ہوتے ہیں جن سے خلق اللہ توبہ کرتی ہوئی خدا خدا کرتی ہے۔ اور مرسل یزدانی کو ماننے پر مجبور ہوتی ہے پس اسی طرح اس زمانہ فتن و فجور میں جبکہ بدعات اور الحاد اور ضلال کا دریا بیکراں موجزن پر تھا اور اسلام کا سفینہ منجدھار کے بھنور میں آکر مستغرق ہونے کو تھا ؎

ڈوبنے کو ہے یہ کشتی آمرے اے ناخدا
آگئے اس باغ پر اے یار مرجھانے کے دن

اور لوگوں کے سجیات و عادات و خصائل و شیم و اخلاق بالکل گر گئے تھے۔ اور نبی کریم کے مبعوث ہونے سے پہلے جاہلوں کی سی جہالت ہو گئی تھی۔ اور دین کی دل میں کچھ وقعت نہ رہی تھی ؎

چھوڑتے ہیں دین کو اور دنیا سے کرتے ہیں پیار
سو کریں وعظ و نصیحت کون پچھتانے کو ہے

پس ان کی ایسی حالت کے ہونے کی وجہ سے خدا نے مسیح موعود کو دنیا کی اصلاح کے لئے بھیجا۔ لیکن لوگوں نے اس کا انکار کر دیا۔ اور سب و شتم کرتے ہوئے کافر و دجال کے القاب دیئے ؎

کافر و دجال اور فاسق مجھے سب کہتے ہیں
کون ایمان صدق اور اخلاص سے لانے کو ہے

اور کئی ہزار کفر کے فتوے لگائے۔ تب خدا تعالیٰ کا قہری ہاتھ اپنے جلال میں ظاہر ہوا۔ اور پہلے سے ہی اپنے مسیح موعود کو آئندہ آنیوالی مصائب و آفات و زلازل و امراض پر اطلاع دیدی تاکہ مومنین کے لئے ازدیاد ایمان کا موجب ہو۔ پہلے تو طاعون کے لئے پیشگوئی کی تو اسکے بعد خدا تعالیٰ نے طاعون کو دنیا میں بھیجا۔ جو دنیا کا بہت سا حصہ شکار کر کے کامیاب صائد کی طرح واپس ہوا۔ لیکن بدقسمت لوگوں نے اس مہلت سے نفع نہ اٹھایا۔ اور مسیح موعود اور مرسل یزدانی کی مخالفت پر تلے رہے۔ تو پھر اس الہام کے مطابق جو خدا تعالیٰ نے اپنے مسیح موعود کو ان عقوبات سے پیشتر بتلایا تھا

الامراض تشاء و النفوس تضاع و ما کان اللہ لیغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسھم۔ کہ ایک بیماری نہیں۔ بلکہ امراض پھیلینگی جن سے نفوس ہلاک ہونگے۔ یہ خدا تعالیٰ کا غضب کیوں نازل ہوا۔ اور نفوس کیوں ہلاک ہوئے زمانہ کیوں بدل گیا۔ اسوجہ سے کہ انسانوں نے اپنی حالت کو بدل دیا۔ اور راہ ہدایت چھوڑ کر چاہ ضلالت میں گر پڑے پس مسیح موعود کا ان آفات و امراض و مصائب کے آنے سے پیشتر بتلا دینا آپ کی صداقت پر بیّن دلیل ہے۔

جب طاعون نے اپنے گذارہ کے موافق خرچ جمع کر لیا پھر دنیا میں ایک عالمگیر جنگ شروع ہوئی۔ جس کا نمونہ پیدائش عالم سے آج تک نہیں پایا جاتا۔ جسکے متعلق مسیح موعود نے پہلے سے فرما دیا۔

"اور اسقدر موت ہوگی کہ خون کی نہریں چلینگی اس موت سے چرند پرند بھی باہر نہیں رہینگے۔ اور زمین پر اسقدر سخت تباہی آئیگی کہ اس روز سے کہ انسان پیدا ہوا ایسی تباہی کبھی نہیں آئی ہوگی ..... اور اس کے ساتھ اور بھی آفات زمین اور آسمان ہولناک صورت میں پیدا ہونگی۔ یہانتک کہ ہر ایک عقلمند کی نظر میں وہ باتیں غیر معمولی ہو جائینگی۔ اور ہیئت اور فلسفہ کی کتابوں کے کسی صفحہ میں ان کا پتہ نہ ملیگا۔ تب انسانوں میں اضطراب پیدا ہوگا۔ کہ یہ کیا ہونیوالا ہے اور بہتیرے نجات پا جائینگے۔ اور بہتیرے ہلاک ہو جائینگے۔ وہ دن نزدیک ہیں۔ بلکہ میں دیکھتا ہوں کہ دروازے پر ہیں کہ دنیا ایک قیامت کا نظارہ دیکھیگی اور نہ صرف زلزلے بلکہ اور بھی ڈرانیوالی آفات ظاہر ہونگی۔ کچھ آسمان سے اور کچھ زمین سے ..... نوح کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آجائیگا۔ اور لوط کی زمین کا واقعہ بچشم خود دیکھ لوگے۔"

حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۵۶ و ۲۵۷

الغرض مسیح موعود نے جنگ کی خبر دیتے ہوئے ساتھ ہی یہ بھی فرما دیا کہ اسکے ساتھ اور بھی آفات زمین اور آسمان سے ہولناک صورت میں پیدا ہونگی۔ پس دیکھو یہ الفاظ کس طرح بعینہٖ پورے ہوئے۔ اور اس جنگ کے وقت میں ہی انفلوئنزا نے تمام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عالم میں گھر کیا۔ اور طاعون کی طرح اس نے بھی گھروں کے گھر کا تعدم کردئے۔ اور بعض گھروں کو قاعاً صفصفا چھوڑا۔ جبکہ کہ تمام اخبارات ہند و یورپ شاہد و ناطق ہیں پھر جیسا کہ مسیح موعود نے اپنی پیشگوئی میں فرمایا تھا۔ کہ اس دن انسانی کاموں کا خاتمہ ہوگا۔ طبیب و ڈاکٹر بھی اس بخار کے علاج سے عاجز آگئے۔ اور تمام جہان الامان الامان پکار اُٹھا۔ اور یہ بخار اموات کے لحاظ سے بھی دو قدم آگے بڑھا ہوا ہے۔

پھر اس پیشگوئی کے علاوہ حضرت صاحب یوں قمطراز ہیں۔

"چنانچہ میں بار بار کہتا ہوں کہ توبہ کرو کہ زمین پر اس قدر آفات آنیوالی ہیں کہ جیسا کہ ناگہانی طور پر ایک سیاہ اندھی آتی ہے۔ اور جیسا کہ فرعون کے زمانہ میں ہوا پہلے تھوڑے نشان دکھلائے گئے۔ اور آخر وہ نشان دکھلایا گیا۔ جسکو دیکھ کر فرعون کو بھی کہنا پڑا کہ اٰمنت انہ لا الٰہ الا الذی اٰمنت بہ بنو اسرائیل۔ خدا عناصر اربعہ میں سے ہر ایک عنصر میں نشان کے طور پر ایک طوفان پیدا کریگا۔ اور دنیا میں بڑے بڑے زلزلے آئینگے یہاں تک کہ وہ زلزلہ آجائیگا۔ جو قیامت کا نمونہ ہے۔ تب ہر قوم میں ماتم پڑیگا۔ کیونکہ انہوں نے اپنے وقت کو شناخت نہ کیا۔" حقیقۃ الوحی صہ ۱۹۲

پس دیکھو کہ کس طرح عناصر اربعہ میں طوفان پیدا ہوئے۔ بعض جگہ پانی کے طوفان اور سیلاب آئے اور زمین نے اپنے زہریلے بخارات نکالے۔ ادھر جنگ میں آگ نے کتنا بڑا کام کیا اور زہریلی گیسوں نے ہوائیں مسموم کردیں۔ جنکی وجہ سے بکثرت امراض پھیلیں اور نفوس ہلاک ہوئے پس اربعہ عناصر نے ملکر دنیا کے کثیر حصہ کو ہلاک کردیا یہ کیوں ہوا۔ اسلئے کہ دنیا والوں نے صلاح و تقویٰ کی راہ اختیار نہیں اور اس زمانے کے ہادی مسیح موعود کا انکار کیا گیا۔ اور خدا تعالیٰ کے رسول کو جھٹلایا گیا۔ اور اسکے سامنے بڑے مکروہ و کبائر گناہ کئے گئے۔ اسلئے حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں ؎

اس لئے اب غیرت اسکی کچھ تمہیں دکھلائیگی
ہر طرف یہ آفت جان ہاتھ پھیلانے کو ہے

موت کی رہ سے ملیگی اب تو دیں کہ کچھ مدد
ورنہ دیں اے دوستو اک روز مر جانیکو ہے

اسپر حضرت مسیح موعود حاشیہ میں لکھتے ہیں:۔ "یعنی ہر ایک ملک میں زلزلے آئینگے۔ اور طاعون پھوٹیگی۔ اور کئی قسم کے موت کے اسباب ظاہر ہونگے۔"

پس ناقدین اور اولی الابصار پر واضح ہوگیا کہ مرض پر اسرار وغیرہا تمام مسیح موعود کی صداقت کی ایک بین دلیل ہیں۔ رہا یہ سوال کہ اگر یہ بخار بطور عذاب کے ہے تو اس میں احمدی کیوں مبتلا ہوتے ہیں اور کیوں مرتے ہیں تو اس کا جواب اول تو یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود نے کہیں نہیں لکھا کہ احمدی ان بیماریوں سے نہیں مرینگے۔ اور جو قادیان میں رہیگا وہ ان بیماریوں سے نجات پا جائیگا۔ بلکہ صرف طاعون کے لئے حضرت صاحب نے تخصیص کی ہے کہ قادیان میں طاعون جارف نہیں آئیگا۔ اگر وعدہ ہے تو انی معک ومع اھلک اور انی احافظ کل من فی الدار۔ اور بستی قادیان کے لئے جہاں فرمایا ہے انہ اوی القریۃ۔ وہاں ساتھ یہ بھی ہے کہ لولا الاکرام لھلک المقام۔ اگر تیرا اکرام نہ ہوتا تو یہ مقام ہلاک کیا جاتا۔ لیکن تیری وجہ سے اب یہ مقام بچ جائیگا۔ ہلاک نہیں ہوگا۔ تو ہلاک نہ ہونا اسبات کا مقتضی نہیں کہ قادیان میں بیماری نہ آوے۔ لوگ نہ مریں۔ رہا احمدیوں کا مرنا تو انکی ایسی مثال ہے جیسے کہ صحابہ کفار کے مقابلہ میں شہید ہوتے تھے۔ اور بعض دفعہ زیادہ بھی ہوئے۔ مثلاً جنگ اُحد و جنگ حنین وغیرہ میں بہت سے صحابہ شہید ہوئے۔ اسی طرح احمدیوں کا قلیل التعداد میں مرجانے اعتراض اور احمدیت کے جھوٹا ہونے پر دال نہیں۔ اور پھر رسول کریم فرماتے ہیں ان زینب بنت جحش زوج النبی صلے اللہ علیہ وسلم قالت خرج رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یوما فزعا محمرا وجھہ یقول لا الٰہ الا اللہ ویل للعرب من شر قد اقترب قال قالت قلت یا رسول اللہ انھلک وفینا الصالحون قال نعم اذا کثر الخبث۔ رواہ مسلم جلد ثانی کتاب الفتن۔ ترجمہ۔ زینب بنت جحش نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ فرماتی ہیں کہ رسول کریم ایک دن گھبرائے ہوئے زرد چہرہ تھا۔ لا الٰہ الا اللہ پڑھتے ہوئے نکلے۔ اور فرمایا ہلاکت ہو عرب کے لئے ایک شر سے جو قریب آگئی۔ راوی کہتا ہے کہ پھر زینب نے کہا کہ میں نے رسول کریم سے عرض کیا کہ کیا ہم ہلاک ہوجائینگے۔ اور ہم میں صالحین بھی موجود ہیں۔ تو رسول کریم نے فرمایا۔ ہاں جب خبث بڑھ جائے تو صالحین بھی ہلاک ہوتے ہیں۔ پھر حدیث شریف میں آتا ہے ان عبداللہ ابن عمر قال سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول اذا اراد اللہ القوم عذابا اصاب العذاب من کان فیھم ثم بعثوا علی اعمالھم رواہ مسلم جلد ثانی فی کتاب الفتن۔ کہ عبداللہ بن عمر نے کہا میں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب خدا تعالیٰ کسی قوم کو عذاب دینے کا ارادہ کرتا ہے تو وہ عذاب ان کو بھی جو انمیں ہوتے ہیں پہنچتا ہے۔ پھر وہ اپنے اعمال کے بموجب اٹھائے جائینگے۔ پھر خدا تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔ لنبلونکم بشیٔ من الخوف والجوع ونقص من الاموال والانفس والثمرات کہ جانوں کے ہلاک ہونے کے ساتھ بھی خدا تعالیٰ مومنوں کو آزماتا ہے کہ ان میں سے نفوس ہلاک ہوتے ہیں۔ صالحین بھی مرتے ہیں۔ اور دوسرے بھی مرتے ہیں۔ لیکن ایسے عذابوں میں جو نبی کی جماعت ہوتی ہے اس سے اگر مریں بھی۔ تب بھی وہ موت اس جماعت کی ترقی کا موجب ہوتی ہے والعاقبۃ للمتقین ہو۔ اور دوسروں کے لئے موجب تباہی۔ مثلاً طاعون میں احمدی بھی بعض شہید ہوئے اور دوسرے بھی مرے۔ لیکن طاعون کی وجہ سے کثرت کے ساتھ لوگ زمرہ احمدیت میں داخل ہوگئے۔

دوسری بات یہ ہے کہ اگر سچوں میں سے کوئی نہ مرے تو ایمان بالغیب نہ رہے۔ اس لئے کہ اس طرح تو ہر کوئی سمجھ سکتا ہے کہ یہ فریق سچا ہے اور یہ جھوٹا تو اس طرح ایمان لانے کا کچھ فائدہ نہیں۔ اسلئے کہ انہوں نے اپنی عقل تو نہیں خرچ کی۔ اور عقل سے سیدھی راہ اختیار نہیں کی۔ حالانکہ خدا تعالیٰ نے انسان کو عقل اسی لئے دی ہوئی ہے کہ وہ سچے اور جھوٹے کو تمیز کرکے سچے کا متبع بنجائے

پس اے ہموطن پیارو۔ غور و خوض کرکے مسیح موعود کے متبعین ہوجاؤ۔ اور مرسل یزدانی کو مت جھٹلاؤ اور باز آؤ۔ اور پہلوں سے نصیحت پکڑو۔ اسلئے کہ رسول کریم فرماتے ہیں۔ السعید من وعظ بغیرہ کہ سعید وہی شخص ہوتا ہے جو کہ دوسرے کو دیکھ کر نصیحت پکڑے۔ پس تم بھی ہوا و ہوس کے عادی نہ بنو۔ اور اپنی عطش بحر عرفان پر آکر بجھاؤ اور مرسل ربانی کے زمرہ میں داخل ہوجاؤ والسلام علی من اتبع الھدیٰ

جلال الدین از سکھوانی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دانوی مباہلہ کی تباہی

پر

خود اسی کی گواہی

دانوی مباہلہ سے تمام لوگ بھولا ہوا اور اس کی حالت دانوی ہو گئی۔ اس غم و غصہ سے جو اسے پہنچا تو فرور مگر یہ بیماری ہم پر نہیں۔ بلکہ ظاہر ہے۔ اگر کوئی بحوت سوئے قسمت یا الہی غضب کسی مومن کی زبان سے سنتا ہے اور پھر حال اس کے مطابق پاکر آفتاب دوپہر ہوتا ہے تو ہوا کرے ہمیں کیا۔ ہم نے ہرگز نہ کسی کی بیوی یا اولاد مرنیکو دیکھ کر نہ سنکر خوش ہوا۔ بلکہ مقابلہ کیصورت میں ایسی باتیں ہمیشہ نشان بن جاتی ہیں۔ دیکھو جنگیں ہمیشہ ہوتی رہتی ہیں۔ اور ایک فریق فتحیاب ہوتا ہے۔ تو دوسرا شکست کھاتا ہے۔ لیکن حضرت محمد رسول اللہ کیلئے فتح دلیل صداقت ٹھہری۔ کیوں؟ محض اسلئے کہ پہلے پیشگوئی کی جا چکی تھی۔ اسی طرح پنڈت لیکھرام بھی فوت ہوا۔ ڈوئی بھی۔ اور ادھر مسیح موعودؑ بھی آخر وفات پا گئے۔ لیکن لیکھرام اور ڈوئی کی موت۔ مسیح موعودؑ اور سلسلہ احمدیہ کی صداقت کا نشان بن گئی۔ کیوں؟ اس لئے کہ ان کی ہلاکت کی پیشگوئی تھی۔ اور اس لئے کہ ایک صادق کے مقابلہ میں وہ آئے اور انہوں نے کہا۔ کہ یہ صادق ہمارے دیکھتے دیکھتے تباہ ہو جائیگا۔ لیکن خدا نے انہیں ہلاک کیا۔ اور صادق کو مامون و محفوظ رکھا اسیطرح داؤدی نے پیشگوئی شائع کی کہ چھ سال کے اندر سید نا محمودؑ تباہ ہو جائے۔ اس قول مثل البول پر چھ مہینے بھی نہ گذرنے پائے تھے کہ اسکی بیوی عاجزی اور خدا اسی کے الفاظ میں اس کا گھر تباہ ہو گیا۔ اور پھر اس نے کہا کہ میرے دونوں بچے بھی مر جائیں تو پرواہ نہیں۔ گویا اس نے دونوں بچوں کو مقابلہ پر پیش کر دیا۔ اور مبصرین نے اسی وقت کہا۔ کہ اب ان کی خیر نہیں۔ کیونکہ وہ انہیں ایک صادق کے مقابلہ پر مقابلے کیلئے لایا ہے۔ چنانچہ یہی ہوا اور ہم نے اسکے بچے کے مرنے پر از راہ ہمدردی اسے متنبہ کیا کہ وہ مذہب تو چاہے رکھے مگر سب و شتم اور بغض بے جا و عداوت صلحار سے باز آجائے لیکن ٹیڑھی سیدھی سوئے تو ٹنے کے سیدھی نہیں ہو سکتی۔ وہ بدستور خدا کے رسول کے تخنہ گاہ قادیان کو دمشق اور خلیفہ برحق کو یزید کہے جاتا ہے۔ اور بڑے دعوی سے ابوجہل کی مماثلت پر نازکرتا ہوا بولاتا ہے۔ کہ میں تو ہزار نشان دیکھ کر بھی نہیں ماننے کا اور بدقسمت انسان یہ قابل تعریف بات نہیں بلکہ رونیکا مقام ہے کیونکہ بہت سے معاندین حق ایسے ہو چکے ہیں جو انبیاء کرام کے معجزات پر معجزات دیکھکر ایمان نہ لائے اور یہی کہتے رہے کہ سبیل الرشاد وہی ہے جسپر ہم قائم ہیں اسپر جب کوئی عذاب نازل ہوا تو کہدیا کہ ہمارے باپ دادا سے بھی ایسا ہوتا آیا ہے اور یوں ضد کو استقامت بنا لیا۔ اور اگر کسی صادق نے مباہلہ و مقابلہ کیلئے للکارا تو گھر و گھیر گھس گئے یہ بزدلی نہیں تو اور کیا ہے؟ قیامت کا نام ہی حسن رکھا ہے ابھی دیکھی نہیں۔ ابھی کل کی بات ہے کہ حسن نظامی دہلوی سے مباہلہ کی گفتگو ہو رہی تھی۔ خدا تعالیٰ کا وعدہ کا موعودؑ سید نا محمودؑ میدان میں کھڑا ہو گیا۔ اور اسنے اعلان کیا کہ میں ایک ہزار مخلصین کیساتھ آؤنگا اور پانچہزار روپیہ نقد جمع کرا دونگا تاکہ نہ آنیکی صورت میں فریق ثانی کا حرجانہ دیسکوں۔ سیستی ہی مخالف کے چھکے چھوٹ گئے۔ اور احمدیت کا بول بالا ہوا لیکن تم نادانی بلکہ بے ایمانی سے کہتے ہو کہ ابوالعزم محمودؑ مسیح الخلق کے موعودؑ نے کمزوری دکھائی اور کہہ دیا کہ مجھے تو کوئی دعوی نہیں۔ اور کم فہم انسان! یہی تو اسکی صداقت کا نشان ہے کہ وہ نفس کیلئے سر بکف نہیں تھا بلکہ محض خدا کا جلال ظاہر کرنیکے لئے اسکا مقابل بخیر احمدی تھا اور جو مضمون دشمن نے سب سے پہلے لکھا تھا۔ انمیں حضرت مسیح موعودؑ پر اعتراضات اور انہی کا انکار اور اسی ذات قدسی صفات کے حق میں بدزبانی تھی۔ جب بنا مقابلہ آپکے والد ماجد کا وجود مسعود تھا تو مباہلہ بھی انہی کے دعاوی پر ہونا چاہیئے تھا! خلافت کا ذکر تو بعد میں آتا ہے جب اسکی اصل ہی کو نہ مانا تو اس کے جانشین پر بحث مباحثہ اور اس پر مباہلہ سراسر فضول ہوتا۔ ہاں ایسا مباہلہ تم لوگوں سے ہو سکتا ہے کیونکہ تم اصل کو بظاہر مانتے اور اگر قائم مقام سے ہر سر پیکار ہو سو تمہارے امیر کو چیلنج دیا گیا تھا۔ اور وہ مقابلہ پر نہ آیا بلکہ مباہلہ ہی کو ناجائز بتا دیا۔ پس بزدل ہمارا خلیفہ نہیں بلکہ وہ مسنار کا باشندہ ہے جسے موچی دروازہ کے قریب کیدیا نوالی سڑک پر امیر قوم کے نام سے پکارتے ہیں۔ اور جو حسن نظامی سے مباہلہ کا ذکر سنتے ہی خطبہ جمعہ میں چیخ اٹھا کہ غیر مامور کے لئے مباہلہ کی اجازت ہی نہیں کیا اس اولوالعزم کو بزدل کہا جا سکتا ہے۔ جو ایک ہزار جان نثار کے ساتھ اپنے حریف کو للکار رہا تھا کہ میں یہاں تک بھی لکھ دینے کو تیار ہوں۔ کہ اگر مباہلہ کا اثر ہم پر پڑا تو ہم سب سلسلہ احمدیہ کو جھوٹا مان لینگے۔ یہ جرأت یہ دلیری یہ خدا پر ایمان کیا تم لوگوں میں ہو سکتی تھی۔ جو حرف مباہلہ کا نام سنتے ہی یا جاہلانہ بہانے پر مجبور ہو گئے اور بیساختہ بول اٹھے کہ مباہلہ غیر مامور کو جائز ہی نہیں اور ہم اس مباہلہ کے نتائج سے بری ہیں۔ پھر میں کہتا ہوں کہ یہ بھی تم نے جھوٹ نہ کہا۔ جو حسب عادت نہ مارا۔ جو کہدیا۔ کہ سید نا محمودؑ نے دعوی خلافت سے انکار کر کے کہدیا۔ کہ میں تو کسی امر کا مدعی نہیں۔ عباد اصل مضمون ۱۸ دسمبر ۱۹۱۷ء کے الفضل سے پڑھ کر دیکھو اس میں الفاظ یہ نہیں کہ میں کسی امر کا مدعی نہیں۔ بلکہ الفاظ یوں ہیں :-

"میں تو حضرت مسیح موعودؑ کا خلیفہ ہونے کے سوا کسی امر کا مدعی نہیں"۔

اب بتاؤ کس کا منہ کالا ہوا ۔ ۔ ۔